حضرت مولانا محمد ازہر
مدیر ماہنامہ "الخیر" ملتان

مدارس کے خلاف امریکی عزائم
حکومت اس شر انگیزی کا نوٹس لے!۔

کچھ روز قبل امریکی خارجہ اور کمیٹی اور انسداد دہشت گردی کی سب کمیٹی کے رکن کانگریس ایڈورڈ کسے کے خطاب کے اقتباسات پاکستانی اخباروں میں شائع ہوئے ہیں۔ امریکی رکن کانگریس نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دیوبندی مدارس کو بند کرے' کیونکہ وہ گریجویٹس دہشت گردوں کی کھیپ پیدا کرنے والے مدارس ہیں۔ ایڈورڈ کے بقول یہ مدارس مبینہ طور پر امریکہ اور بھارت جیسے جمہوری ممالک پر حملوں کیلئے دہشت گرد تیار کر رہے ہیں۔ ٹائمز اسکوائر بم حملے کا حوالہ دیتے ہوئے امریکی رکن کانگریس نے کہا ہے کہ ہم نے ان دیوبندی مدارس کو بند کرانے کے لئے حکومت پاکستان سے بات کی ہے' جو دنیا بھر کی جمہوریت پر حملوں کے لئے دہشت گرد تیار کر رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آٹھ سو دیوبندی مدارس ہیں' جن کا جہاد پر فوکس ہے اور یہ مدارس نوجوانوں کو بنیاد پرستی کی تعلیم اور دہشت گرحملوں کی تربیت دیتے ہیں۔

امریکی رکن کانگریس نے دعویٰ کیا ہے کہ زیادہ تر طالبان لیڈرشپ نے ان دیوبندی مدارس سے تعلیم حاصل کر رکھی ہے' دیوبندی اسلامک موومنٹ کی جڑیں بھارت کے دارالعلوم دیوبند مدرسہ میں ہیں۔ امریکی رکن کانگریس نے مزید بتایا کہ اس نے پاکستان میں ذوصوفی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے کہا کہ وہ اپنے تجربات سے ہمیں آگاہ کریں تو انہوں نے کہا کہ وہ خود دیوبندی اسکول کے گریجویٹس کے حملوں کا شکار ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک معذور ہو کر بیساکھیوں پر چل رہے تھے اور دوسرے کو پکڑ کر لایا جاتا تھا۔　(نوائے وقت' ملتان۔ ۲۰ مئی ۲۰۱۰)

امریکی رکن کانگریس کا دیوبندی مدارس کو یہ "خراج تحسین" محض اظہار خطابت نہیں' بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امریکی حکومت کی طے شدہ پالیسی کا حصہ ہے' نائن الیون کے بعد ۲۰۰۳ء میں امریکا میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی تھی' رپورٹ کا نام:

مہذب جمہوری اسلام' یا Civil Democratic Islam اسے رینڈ کارپوریشن کے نیشنل سیکورٹی ریسرچ ڈویژن نے مرتب کیا تھا' یہ رپورٹ مسلمانوں کے خلاف امریکی عزائم کے عین مطابق تھی' چنانچہ اسے دنیا بھر میں مسلمانوں کے اثر ونفوذ کو توڑنے' ان کو اپنے رنگ میں رنگنے اور ان میں فتنہ فساد کو ہوا دینے کے لئے ایک پالیسی کے

طور پر امریکی حکومت نے اپنالیا۔

یہ رپورٹ مسلمانوں کو تین بڑے گروہوں میں تقسیم کرتی ہے' اس کے ہاں پہلا گروہ سیکولر مسلمانوں کا ہے' یہ لوگ بس نام کے مسلمان ہوتے ہیں' اور وہ بھی اس لئے کہ مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے' ان کے نزدیک مغربی دنیا کے مسلمہ اصول' جمہوریت' حقوق نسواں' جنسی آزادی اور فکر جستجو بہت اہم ہوتے ہیں' یہ مذہب کے نہ اپنے چھ فٹ کے جسم پر نافذ کرتے ہیں' نہ ہی معاشرے میں اس کا نفاذ چاہتے ہیں' رپورٹ انہیں مسلم معاشروں میں ''سول سوسائٹی'' کا نام دیتی ہے' اور انہیں مغرب کیلئے سب سے کارآمد گروہ قرار دیتی ہے (گزشتہ چند سالوں سے پاکستانی اخبارات میں ''سول سوسائٹی'' کی اصطلاح کا بکثرت استعمال اسی تناظر میں ہوا ہے)

دوسرا گروہ بنیاد پرستوں کا ہے' جو یہ سمجھتے ہیں کہ پوری امت مسلمہ جسد واحد ہے' ظلم کسی جگہ بھی ہو اس کے خلاف آواز اٹھانا' بلکہ اس کا مقابلہ کرنا ان کا شرعی فریضہ ہے' یہ لوگ فلسطین' کشمیر' عراق' افغانستان' بوسنیا اور چیچنیا جیسے مقامات پر مسلمانوں کے خلاف ہونے والی جنگوں پر اپنا سخت موقف رکھتے ہیں' یہ اپنے علاقوں میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی بات کرتے ہیں بلکہ ان میں سے کچھ گروہ پوری امت کی ایک اجتماعی خلافت کے لئے مسلسل متحرک ہیں' یہ وہ گروہ مغرب کے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور زہر قاتل ہے۔

تیسرے گروہ کو یہ رپورٹ روایت پسند قرار دیتی ہے' رپورٹ کے مطابق اس گروہ کے قائدین کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ حکومت کس کے ہاتھ میں ہے۔ حکمران کتنا بددیانت' مغرب زدہ یا اسلام سے دور ہے' انہیں بس اپنی زندگی' نماز' روزوں' تقریبات' دن تہوار اور میلوں ٹھیلوں سے غرض ہوتی ہے' یہ رنگارنگ تقریبات منعقد کر کے اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ انہیں نہ معاشی' قانونی اور سیاسی نظام کی تبدیلی سے کوئی سروکار رہتا ہے اور نہ ہی اپنے ملک کی قیادت کو راہ راست پر لانے سے کوئی غرض' بس ان کے اپنے معمولات میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیئے' رپورٹ کے مطابق مغرب کیلئے یہ گروہ بہت ہی مفید ہے اور اسے بہر صورت مدد فراہم کرنی چاہیئے' کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہی ہے (بحوالہ روزنامہ ایکسپریس ۳۰ رمارچ ۲۰۱۰)

رپورٹ میں ایک بہت چھوٹے چوتھے گروہ کا بھی ذکر ہے جو ایسے ''علماء'' پر مشتمل ہے جو دین کی مغربی انداز میں توجیہ و تعبیر پیش کرتے ہیں اور اجتہاد کے نام پر اسلام کے بنیادی عقائد کو مغرب کے اصولوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔ رپورٹ کے آخر میں مسلمانوں میں اثر ونفوذ بڑھانے اور مسلم معاشروں کو مغربیت کے رنگ میں رنگنے کے طریق کار کا ذکر ہے۔ کہا گیا ہے کہ سب سے پہلا ماڈرن اور مغربی انداز فکر رکھنے والے ''علماء'' کو ہر طرح کا تعاون بہم پہنچایا جائے۔ تمام سیکولر اور سول سوسائٹی کو ایسی مفکرین کے ارد گرد جمع کیا جائے' انہیں عالمی سطح پر اسلام کا نمائندہ بنا کر پیش کیا جائے اور مقامی حکومتوں کو بھی انہیں آگے بڑھانے' تحفظ دینے اور تعاون کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اسکے بعد روایت پسند مسلمان گروہوں اور ان کے علماء کو پورا تحفظ اور تعاون فراہم کیا جائے۔ انہیں سرکاری سطح پر اہم مناصب سے نوازا جائے اور انکے اسلام کی تشریح کو عام کیا جائے اور پھر ان علماء اور مذہبی رہنماؤں کو مالی، اخلاقی اور حکومتی تعاون سے بنیاد پرست مسلمان گروہوں کے خلاف کھڑے کر کے بنیاد پرستوں کو نیست و نابود کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ بنیاد پرست مغرب کیلئے ایک چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں، ان کا اسلام براہ راست ہمارے لائف اسٹائل پر حملہ ہے اور یہ اسلامی دنیا میں ہماری پالیسیوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ ۷ سال سے مسلسل عمل ہو رہا ہے۔___ اس تفصیل کی روشنی میں قارئین باسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امریکی رکن کانگریس نے اس خاص مسلک کے علماء اور مدارس پر اتنی کڑی تنقید کرتے ہوئے ان پر پابندی کا مطالبہ کیوں کیا ہے؟ امریکیوں سمیت پورے استعمار کو یہ معلوم ہے کہ برصغیر میں احیائے اسلام کی کوششوں میں اس مسلک کے علماء اور پیروکاروں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ برصغیر میں احیائے اسلام کی کوششوں میں اس مسلک کے علماء اور پیروکاروں کا سب سے زیادہ حصہ ہے، برصغیر میں شرک و بدعات کی تاریکیوں میں توحید و سنت کے چراغ روشن کرنے والے انہی علماء نے تمام طاغوتی فتنوں کا مقابلہ کیا۔ قادیانیت کا فتنہ اٹھا تو یہی گروہ سینہ سپر ہوا، سبائیت کی آندھیاں چلیں تو اسی گروہ کے رضاکاروں نے ہواؤں کا رخ پھیرا، منکرین حدیث نے سر اٹھایا تو اسی جماعت نے سرکوبی کی، مسلمانوں کی عملی زندگی میں زوال آیا تو اسی طائف کے بے غرض درویشوں نے گھر گھر اور در در پہنچ کر پیغام مصطفی ﷺ پہنچایا۔ دشمن کے بقول سرپھروں، دیوانوں یا بنیاد پرستوں کا یہ گروہ ارشاد رسول ﷺ کے مطابق امت کو جسد واحد سمجھتا ہے، ظلم کے خلاف آواز بلند کرتا اور اس کا مقابلہ کرتا ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف مسلمانوں کو بیدار کرتا ہے، یہی وہ ''جرائم'' ہیں جن کی وجہ سے مغرب انہیں اپنے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور زہر قاتل سمجھتا ہے اور اسی بناء پر امریکی رکن کانگریس نے ان کے خلاف زہر میں بجھی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔___ جن روایت پسند علماء کی امریکی رکن کانگریس نے توصیف و تحسین کی ہے، ممکن ہے وہ اس پر خوش ہوئے ہوں کہ ان سے مسلکی اختلاف رکھنے والوں کو امریکی رکن نے ''دہشت گرد'' قرار دے کر ان کے مدارس بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے، لیکن اہل نظر پر پوشیدہ نہیں کہ دشمن کی تعریف اور تضحیک کا معیار کیا ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ جس فرد یا جماعت کو یہود و نصاریٰ اپنا اولین دشمن قرار دیں تو یہ اس فرد یا جماعت کے لئے کمال ایمان کی بشارت اور اس بات کی دلیل ہے کہ نشانہ لگ رہا ہے۔ تاہم افسوس ہے کہ حکومت پاکستان اور وزارت خارجہ نے اب تک اس شر انگیز بیان کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ پاکستان کے آٹھ سو دینی مدارس کو دہشت گردوں کی فیکٹریاں قرار دینا بالواسطہ پاکستان کو دہشت گردی کا پشت پناہ ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ اس لئے وزارت خارجہ کو کم از کم اپنی پوزیشن صاف کرنے کیلئے تو یہ وضاحت کرنی چاہیے تھی کہ پاکستان کا کوئی دینی مدرسہ دہشت گردی کی کسی قسم کی کارروائی یا منصوبہ بندی میں ملوث نہیں۔ (بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۲۴ مئی ۲۰۱۰)